کسی واسطہ کی ضرورت نہیں (فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ) اور خدا کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کی جرأت نہیں کرسکتا (مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ) اگر وہ ان سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کے لیے خدا سے دعا کریں، تو اہل قبور سے اس قسم کی درخواست مشروع نہیں ہے۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غرض سے زیارت قبور کی اجازت دی، نہ صحابہ اور تابعین اور ائمۂ اسلام نے کبھی ایسا کیا۔ اگر وہ ان کے عمل نیک اور ان کی سیرت صالحہ کا واسطہ دیکر خدا سے دعا کرتا ہے تو یہ ایسا عمل ہے جس کے جواز و عدم جواز میں ابن تیمیہ نے سکوت کیا ہے۔ اگرچہ صحابہ و تابعین وائمہ سے یہ فعل بھی ثابت نہیں ہے، لیکن اس کو ناجائز اور ممنوع قرار دینے کے لیے بھی کوئی دلیل نہیں۔ رہی زیارت مشروعہ جس کی اجازت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ صاحب قبر پر سلام بھیجا جائے، دعائے رحمت کی جائے، اور خود اپنی موت کو یاد کیا جائے۔

اس سلسلہ میں مصنف نے ضمناً بہت سے مسائل پر بحث کی ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں

قوالی علامہ ابن تیمیہ کے رسالہ السماع والرقص کا ترجمہ از مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ضخامت ۲۷ صفحات قیمت ۶/ - محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور۔

مصنف علام نے اس رسالہ میں سماع کے مشہور مسئلہ پر بحث کی ہے جو مدتوں سے علماء اور صوفیہ کے درمیان مختلف فیہ ہے۔ وہ ان تمام احادیث پر کلام کرتا ہے جن سے جواز سماع پر استدلال کیا جاتا ہے پھر تحلیل کرکے گانے کی ایک ایک قسم اور اس کے مقصود اور اس کے اثرات پر الگ الگ گفتگو کرتا ہے، اور دلائل شرعی سے ثابت کرتا ہے کہ ان میں سے کونسی قسم مباح ہے اور کون سی ممنوع۔ سب سے زیادہ پرلطف بات جو اس نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص درحقیقت قرب الٰہی اور پاکیزگی قلب اور طہارت نفس اور لطافت روح کے لیے